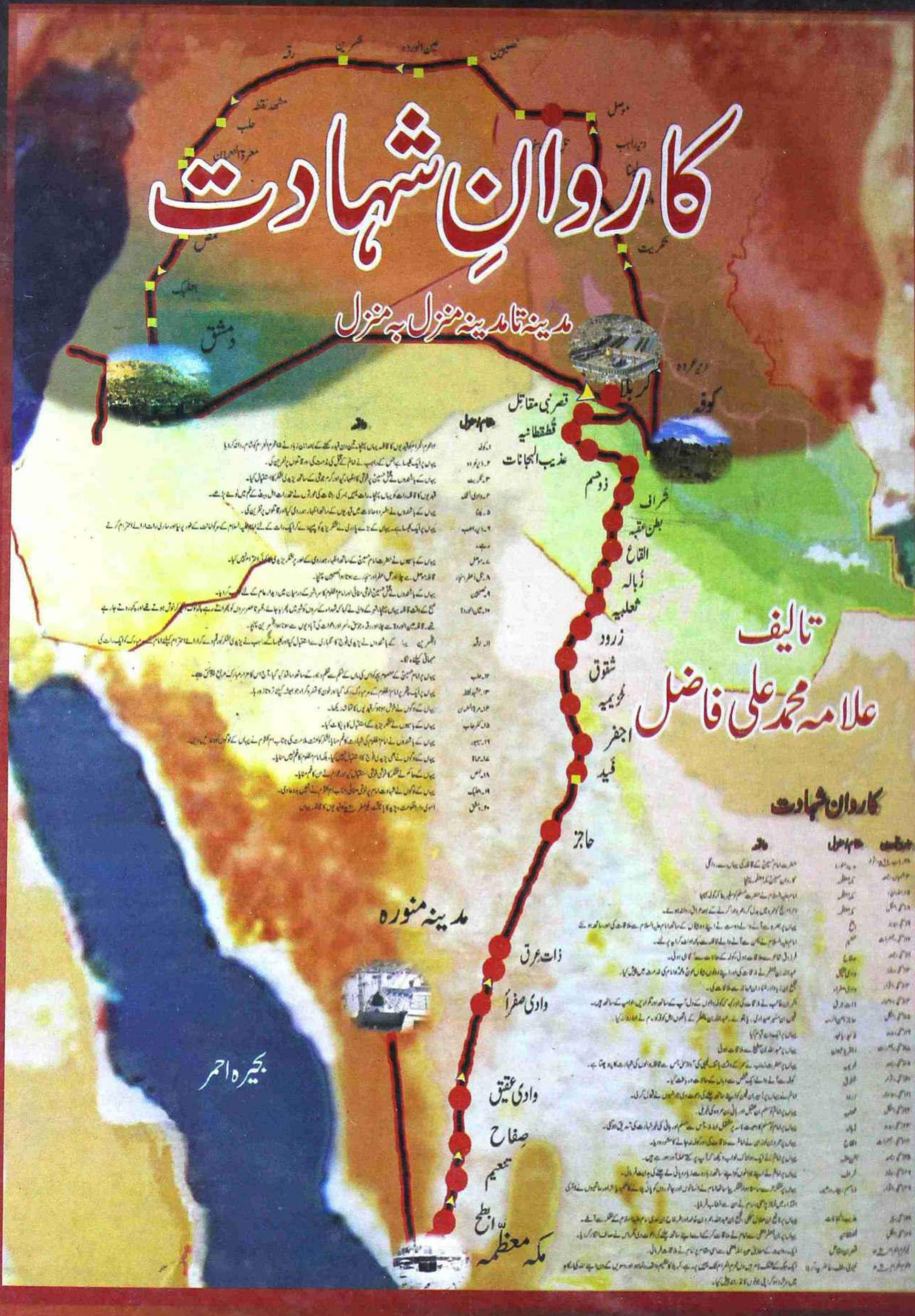
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف

علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّھدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ـ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نام کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی ۔ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی ۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: 350/- روپے

۷/محرم الحرام
(بروز منگل)

اولادِ رسولؐ پر پانی کی بندش اور فرات پر پہرے:

(بحار الانوار جلد۴۴ص۳۸۶ میں ہے کہ)ابن زیاد کی طرف سے عمر سعد کو حکم ملا کہ یا تو حسینؑ بن علیؑ میری اطاعت کریں یا پھر ان کے اور پانی کے درمیان میں رکاوٹ کھڑی کردو، کیونکہ میں نے پانی کو یہود و نصاریٰ پر تو حلال کیا ہے مگر نواسہ رسولؐ حسینؑ اور اس کے ساتھیوں پر حرام کردیا ہے۔

جبکہ صاحب کتاب انساب الاشراف کہتے ہیں کہ ابن زیاد نے عمر سعد کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ: ''تم اپنے سپاہیوں کو حکم دو کہ وہ حسینؑ اور ان کے ساتھیوں اور دریائے فرات کے درمیان میں فاصلہ قائم کردیں اور خیام حسینیؑ تک پانی کا ایک قطرہ تک نہ پہنچنے پائے، جس طرح کہ ایک خلیفہ کو پانی سے محروم کیا گیا تھا''

(الارشاد میں شیخ مفید درج کرتے ہیں کہ)ابن زیاد کے حکم کے مطابق عمر سعد نے فوراً ہی عمرو بن حجاج کی سرکردگی میں پانچ سو، سواروں کا ایک دستہ دریائے فرات کے کنارے پر متعین کردیا، جنہوں نے بڑی سختی کے ساتھ دریا کی نگرانی کی اور خیام حسینیؑ تک پانی کی ایک بوند تک نہ پہنچنے دی اور یہ غیر انسانی سلوک امامؑ کی شہادت کے تین روز قبل کیا گیا۔

اسی دوران میں قبیلہ بجیلہ کے شخص بنام ''عبداللہ بن حصین ازدی'' نے امام حسینؑ کی طرف منہ کرکے بلند آواز سے کہا:

> ''حسینؑ! اب کے بعد تم فرات کے اس پانی کو نیلگوں آسمانی رنگ کی صورت میں پھر کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے، خدا کی قسم اس کا ایک قطرہ بھی تمہارے نصیب نہیں ہونے دیں گے، یہاں تک کہ تم پیاس کے ساتھ جان دے دو''

مظلوم کربلا نے یہ سن کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی:

> ''پروردگار! اسے پیاس کی موت سے مار اور اسے کسی بھی صورت میں اپنی رحمت کے شامل حال نہ

فرما!!''

حمید بن مسلم کہتے ہیں کہ:

عبداللہ بن حصین اور امام حسین علیہ السلام کی گفتگو کے بعد میں نے عبداللہ کو دیکھا کہ وہ بیمار ہو چکا ہے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے دیکھا کہ عبداللہ بن حصین اس قدر پانی پی رہا تھا کہ اس کا پیٹ پھول کر اوپر اٹھ آیا تھا اور اسے بھی اوپر اٹھا رہا تھا، پھر بھی وہ کہتا تھا: ''ہائے پیاس، ہائے پیاس'' وہ جس قدر پانی پیتا جاتا تھا اسی قدر اس کی پیاس بڑھتی جاتی تھی اور پیٹ بھی پھولتا جاتا تھا، مگر پیاس تھی کہ بجھنے میں نہیں آتی تھی، اسی عذاب میں مبتلا رہ کر وہ واصل جہنم ہوا۔